ماہنامہ

دوآب

ISSN : 2306 - 6563

VOLUME 09 | ISSUE 04 | NOVEMBER 2024

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی

سرگودھا یونیورسٹی علمی اُفق کا روشن ستارہ ہے جس کی تقلید باقی جامعات کو کرنی چاہیے۔

رانا سکندر حیات وزیر ہائر ایجوکیشن پنجاب

ماحولیاتی تبدیلی اور محدود وسائل علمی و تحقیقی ترقی کے لیے قومی چیلنجز ہیں

پروفیسر ڈاکٹر مختار احمد
چیئرمین ہائر ایجوکیشن کمیشن پاکستان

چائنہ کی معروف یونیورسٹیوں کے ساتھ باہمی اشتراک کے معاہدوں سے سرگودھا یونیورسٹی میں مثبت تبدیلیاں آئیں گیں

پروفیسر ڈاکٹر قیصر عباس
وائس چانسلر سرگودھا یونیورسٹی

ترشاوہ پھل

بھرپور اور صحتمند فصل سرگودھا کی پہچان

University of Sargodha | Tara Group™

VOLUME 09 / ISSUE - 04 / NOVEMBER - 2024

ماہنامہ دوآب

بھرپور پیداواری صلاحیت کے حامل ہائبرڈ بیج

تمام تارا زرعی مراکز پر دستیاب ہے

کے نے دیا خاک جنیوا کو یہ پیغام جمعیت اقوام کہ جمعیت آدم

University of Sargodha | Tara Group™ VOLUME 09 / ISSUE - 04 / NOVEMBER - 2024 ماہنامہ دوآب

ادار یــہ! اقبال معمارِ قوم

شاعر مشرق علامہ محمد اقبال جس دور میں پیدا ہوئے اس وقت ملت اسلامیہ زوال پذیر تھی۔ سلطنت مغلیہ کا سورج ڈوب چکا تھا اور مسلم حکومتیں یکے بعد دیگرے ختم ہوتی جا رہی تھیں۔ قوم تن آسانی کا شکار اور انگریز کے طوق غلامی کو اپنا مقدر سمجھ کر ذلت و رسوائی کے گڑھے میں گر چکی تھی۔ علامہ اقبال نے سوئی ہوئی قوم کو جگانے اور اس کے تن مردہ میں روح پھونکنے کو اپنا مقصد حیات بنا لیا، آپ اپنے قاری کو زندگی سے فرار کی بجائے محسن انسانیت ﷺ کی سادہ زندگی کی مثال دیتے ہیں۔ ان کا ہر شعر نوجوان نسل کے لئے ایک نئی سوچ، ایک جذبہ اور روشن مستقبل کی امید ہوتا تھا۔ آپ کی کوشش تھی کہ مسلمان اپنی کھوئی ہوئی منزل اور اپنا چھینا ہوا مقام و مرتبہ دوبارہ حاصل کریں۔

اے نوجواں مسلم تدبر بھی کیا تو نے
وہ کیا گردوں تھا تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارہ
تجھے اس قوم نے پالا ہے آغوش محبت میں
کچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاج سردارا

آپ نوجوان نسل کو مغربی طوفانوں سے بچانا چاہتے تھے۔ آپ نے اپنی شاعری میں نوجوان نسل کے لئے شاہین پرندے کو علامت بنایا۔ آپ کو شاہین کی تیز نگاہی، خلوت نشینی، پلٹ کر جھپٹنا اور جھپٹ کر پلٹنا اور تیز پرواز بہت پسند تھی۔

گزر اوقات کرلیتا ہے یہ کوہ و بیاباں میں
کہ شاہین کے لئے ذلت ہے کار آشیاں بندی

تاریخ شاہد ہے کہ کسی شاعر نے مسلمان قوم کے ذہن پر اتنا اثر نہیں ڈالا جتنا علامہ اقبال نے اپنی انقلابی شاعری کے ذریعے نہ صرف جھنجھوڑا بلکہ نئی روح پھونک دی۔ آپ کے پیش نظر مسلمانوں کی فلاح و بہبود، سربلندی، حسن اخلاق، خودی، فقر و درویشی تھی۔ اقبال کا مرد مومن جلال و جمال کا مجموعہ ہے۔

اسی کشمکش میں گزریں مری زندگی کی راتیں
کبھی سوز و ساز رومی، کبھی پیچ و تاب رازی

آپ کا تصور مومن بہت واضح ہے، اقبال کا مرد مومن قرآنی آیات کے سانچے میں ڈھل کر کردار محمدی ﷺ کا پرتو بن جاتا ہے۔

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

آپ کا تصور خودی احساس ذات کا نام ہے، آپ کے ہاں خودی سمندر کی مانند وسیع ہے۔ آپ کے نزدیک خودی کی تکمیل کا راز اطاعت، ضبط نفس اور نیابت الٰہی میں پنہاں ہے اور مرد کامل بننے کے مراحل سے گزرنا ضروری ہے۔ آپ کا تصور عشق ایک لگن اور جذبے کا نام ہے جس کے تحت جو کام عقل صدیوں میں نہیں کر پاتی۔ اقبال کا جذبہ عشق چند لمحوں میں کر دیتا ہے۔

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

آپ کا تصور ملت، نسل پرستی اور تنگ نظری سے بالاتر ہے۔ اقبال مرد مومن کو قوی دیکھنا چاہتے تھے۔ اس لئے طاقت ہی سے ریاست کا نظم و نسق چل سکتا ہے۔ عملی زندگی میں جہد مسلسل اور مستقل مزاجی کا گہرا ساتھ ہے۔ چنانچہ وہ طالب علموں کو مرد مومن کی صفات میں خوف خدا، قلب سلیم، قدوسی، جبروت، حیات، بلندی پرواز، قوت، صدق اور پاکبازی سے روشناس کرواتے ہیں۔

قہاری و غفاری، قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو پیغام اقبال سمجھنے کی توفیق دے اور مسلمان اس پیغام کی روشنی میں اپنی منزل کی طرف نئے جذبے اور جوش کے ساتھ رواں دواں رکھے۔ اقبال خدا بزرگ و برتر سے یہی دعا کرتے ہیں۔

جوانوں کو میری آہ و سحر دے
پھر ان شاہین بچوں کو بال و پر دے
خدایا میری آرزو یہی ہے
میرا نور بصیرت عام کر دے

دعا گو: **پروفیسر ڈاکٹر اعجاز رسول نورکا**
چیف ایڈیٹر۔ دوآب

Email: chiefeditordoab@gmail.com
0300-6600301

ماہنامہ دوآب

University of Sargodha | Tara Group™

سر پرست اعلیٰ

پروفیسر ڈاکٹر قیصر عباس
وائس چانسلر
یونیورسٹی آف سرگودھا

سر پرست

پروفیسر ڈاکٹر میاں غلام یٰسین
پرووائس چانسلر
یونیورسٹی آف سرگودھا

مدیر اعلیٰ

پروفیسر ڈاکٹر اعجاز رسول نُورکا
چیئرمین
پلانٹ بریڈنگ اینڈ جینیٹکس
یونیورسٹی آف سرگودھا

مدیر منتظم

ڈاکٹر خالد حمید
چیئرمین
تارا گروپ

مجلس مشاورت

- پروفیسر ڈاکٹر محمد علی تمغہ امتیاز، ستارہ امتیاز۔ وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی لاہور
- پروفیسر ڈاکٹر سید دلنواز احمد گردیزی، سابق وائس چانسلر جامعہ کوٹلی، یونیورسٹی آف آزاد جموں کشمیر
- پروفیسر ڈاکٹر فیاض الحسن چیئرمین نیشنل ایگریکلچر ایجوکیشن ایکریڈیشن کونسل، اسلام آباد
- پروفیسر ڈاکٹر سائرہ اظہر، ڈین فیکلٹی آف فارمیسی، اقراء یونیورسٹی، کراچی
- پروفیسر ڈاکٹر احمد رضا بلال، ڈائریکٹر اورک یونیورسٹی آف سرگودھا
- ڈاکٹر جاوید احمد، چیف سائنٹسٹ / ڈائریکٹر گندم، ایوب زرعی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، فیصل آباد
- پروفیسر ڈاکٹر عمیر ارشد باجوہ، چیئرمین فوڈ سائنسز، جی سی یونیورسٹی فیصل آباد
- ڈاکٹر محمد راشد قریشی، آئی سپیشلسٹ و پروگریسیو فارمر القاسم باغ، ڈیرہ غازی خان

مجلس ادارت

- محمد مٹھل جسکانی، سابق پروفیسر، سندھ ایگریکلچر، یونیورسٹی ٹنڈو جام، سندھ
- ڈاکٹر صائمہ ہاشم۔ انوائرمنٹ سپشلسٹ، ورلڈ بینک پشاور، خیبر پختونخواہ
- ڈاکٹر شاداب شوکت، لسبیلہ یونیورسٹی آف ایگریکلچر، واٹر اینڈ میرین سائنسز لسبیلہ، بلوچستان
- امتیاز علی۔ ڈپٹی ڈائریکٹر ایگریکلچر، سکردو، گلگت بلتستان
- ڈاکٹر ضیاء الدین خان محسود، ساؤتھ وزیرستان
- ڈاکٹر سمیرا مقصود، اسسٹنٹ پروفیسر، کوہسار یونیورسٹی مری، پنجاب
- ڈاکٹر محمد عارف۔ ایسوسی ایٹ پروفیسر اینمل سائنسز یونیورسٹی آف سرگودھا
- عبدالمجید رائے۔ جنرل منیجر مارکیٹنگ، تارا گروپ

کمپوزنگ۔ شمس جیلانی

تمام تحریریں وسیع تر قومی مفاد، زرعی شعور اور معاشرتی پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لئے شائع کی جاتی ہیں، تاہم ادارے کا کسی تحریر یا صاحب تحریر کے خیالات اور نظریات سے متفق ہونا ضروری نہیں۔

کپاس، مکئی اور کماد کے بعد گندم کی کاشت

ڈاکٹر جاوید احمد، ڈائریکٹر گندم، پنجاب
ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد

وتر کا طریقہ۔ سابقہ فصل کے کاٹنے سے 15 تا 20 یوم قبل کھیت کو پانی دیں تا کہ چھڑیاں وغیرہ کاٹتے وقت زمین وتر حالت میں ہو اور کم سے کم وقت میں اچھی تیاری ہو سکے اور بروقت گندم کاشت کی جا سکے۔ چھڑیاں وغیرہ کاٹنے کے فوراً بعد دو مرتبہ ہل اور ایک مرتبہ روٹا ویٹر چلائیں۔ اگر روٹا ویٹر میسر نہ ہو تو بھاری سہاگہ دیں۔ اس کے بعد بوائی بذریعہ ڈرل کریں تا کہ بیج یکساں اور مناسب گہرائی پر جائے اور اُگاؤ بہتر ہو۔

خشک طریقہ۔ سابقہ فصل کی برداشت کے بعد اگر زمین میں وتر نہ ہو تو اس میں دو مرتبہ عام ہل اور ایک مرتبہ روٹا ویٹر یا ڈسک ہیرو چلائیں۔ بوائی بذریعہ ڈرل کریں اور مناسب کیارے بنا کر کھیت کو پانی لگا دیں۔ خیال رہے کہ ڈرل کردہ بیج کی گہرائی ایک انچ سے زیادہ نہ ہو اس طرح وقت کی بھی بچت ہو گی اور اُگاؤ بھی جلدی ہوتا ہے کیونکہ بیج کو مطلوبہ پانی وافر مقدار میں میسر آتا ہے۔ یہ طریقہ ہلکی میرا زمین کے لئے موزوں ہے جبکہ بھاری زمینوں کے لئے موزوں نہ ہے۔

گپ چھٹ کا طریقہ۔ پچھلی فصل کی برداشت کے بعد دو مرتبہ عام ہل چلائیں اور بھاری سہاگہ دیں۔ بعد ازاں کیاروں کے لئے وٹیں بنائیں اور کھیت کو پانی لگا دیں اور پھر 4 تا 6 گھنٹے تک بھگوئے ہوئے بیج کا چھٹہ دیں۔ یہ طریقہ کلراٹھی زمینوں میں گندم کی کاشت کے لئے موزوں ہے کیونکہ پانی کھڑا ہونے کی وجہ سے نمکیات کے مضر اثرات کم ہوتے ہیں۔ سخت اور کمزور نکاس والی زمینوں میں اس طریقہ سے گندم کاشت کرنے کے لئے بیج کو بھگونا ضروری نہیں ہے بلکہ بیج کا چھٹہ دینے سے پہلے پانی جذب ہونے دیا جائے۔

۲۔ دھان کے بعد گندم کی کاشت۔ زمین کی نوعیت کے مطابق فصل کو براشت سے 15 سے 25 روز قبل پانی دینا بند کر دیں تا کہ فصل برداشت ہونے تک زمین وتر حالت میں آ جائے اور بغیر انتظار کئے زمین تیار کر کے گندم کاشت کی جا سکے۔ دھان کی برداشت کے بعد وتر حالت میں ایک مرتبہ روٹا ویٹر یا دو دفعہ ڈسک ہیرو چلائیں۔ اس کے بعد ہل چلائیں اور سہاگہ دیں اور گندم کی بوائی کریں۔ یاد رہے کہ دھان کی کٹائی کے بعد دھان کے مڈھوں اور باقیات کو آگ نہ لگائیں کیونکہ یہ ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ کا باعث ہے۔ انسانی صحت پر اس کے دھوئیں کے مضر اثرات ہوتے ہیں اور فصل کی باقیات و زمین میں موجود اہم غذائی عناصر، مفید کیڑے اور خوردبینی جاندار جل کر ضائع ہو جاتے ہیں۔

۳۔ زیرو ٹیلج یعنی زمین کی تیاری کے بغیر کاشت۔ اگر زیرو ٹیلج ڈرل یا پاک سیڈر میسر ہو تو دھان یا کسی بھی دوسری فصل کی برداشت کے بعد بغیر زمین تیار کئے اس کے ساتھ گندم کی بوائی کریں۔ اس سے نہ صرف زمین کی تیاری پر آنے والے اخراجات کی بچت ہوتی ہے بلکہ فصل کی کاشت کو بھی یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ کمبائینڈ ہارویسٹر سے دھان کی برداشت کے بعد کھیتوں میں ڈھیریوں کی شکل میں موجود فصل کی باقیات کو پھیلا دیں اور پھر زیرو ٹیلج یا پاک سیڈر ڈرل سے گندم کی کاشت کریں۔ اس طریقہ کاشت کو اختیار کرتے ہوئے ماحولیاتی آلودگی میں کمی کی جا سکتی ہے۔ اس طریقہ کو اختیار کرنے کے لئے زمین میں وتر کی مقدار مناسب ہونی چاہئے تا کہ اُگاؤ بہترین ہو سکے۔ تجربات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ دھان کی فصل کو کمبائین ہارویسٹر سے ذرا اونچا کاٹا جائے تو پاک سیڈر کے ساتھ گندم کی بوائی زیادہ اچھے طریقے سے ہوتی ہے۔

پٹڑیوں پر کاشت۔ پٹڑیوں پر کاشت سے پانی کی کمی اور زیادتی دونوں پر قابو پایا جا سکتا ہے یعنی فصل کی ضرورت کے مطابق بہتر طریقے سے پانی لگایا جا سکتا ہے اور بارش زیادہ ہونے پر پانی کی نکاسی بھی زیادہ آسان ہے نیز فصل پٹڑیوں پر پانی کی زیادتی کے دباؤ سے محفوظ بھی رہتی ہے۔ کلراٹھی زمینوں میں نمکین پانی کے استعمال سے بھی فصل زیادہ متاثر نہیں ہوتی۔ فصل کی جڑیں زمین میں زیادہ گہری چلی جاتی ہیں اور مضبوط ہونے کی وجہ سے آندھی یا بارش کی وجہ سے فصل نہیں گرتی۔ فصل زیادہ بارش یا پہلے کے بعد پیلی نہیں ہوتی اور روایتی طریقہ کی نسبت اچھی پیداوار دیتی ہے مزید برآں پٹڑیوں پر کاشت کی گئی گندم میں کماد، سرسوں وغیرہ کی مخلوط کاشت بھی آسانی سے کی جا سکتی ہے۔ مارکیٹ میں بیڈ پلانٹر مشین بھی میسر ہے۔

۵۔ بوائی کے بعد کھیلیاں بنانا۔ محکمہ زراعت پنجاب شعبہ ریسرچ اڈاپٹیو ریسرچ اور پاکستان زرعی تحقیقاتی کونسل کے تجربات کے مطابق یہ اخذ کیا گیا ہے کہ زمینیں جلد پانی جذب نہیں کرتیں وہاں پر چھٹہ کے طریقہ سے گندم کی بوائی کرنے کے بعد رجر کے ساتھ کھیلیاں بنائی جا سکتی ہے۔ اس طریقہ کاشت سے آبپاش علاقوں میں مثبت نتائج حاصل ہوئے ہیں خصوصاً چاول کے علاقہ اور چکنی زمینوں پر بہت زیادہ فوائد حاصل ہوئے ہیں تا کہ ریتلی زمینوں میں یہ طریقہ موزوں نہیں ہے۔

۶۔ کھڑی کپاس میں گندم کی کاشت۔ بعض اوقات کپاس کی فصل دیر سے کٹنے کی صورت میں گندم کی بوائی میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ بروقت بوائی کے لئے کھڑی کپاس میں کاشت کے طریقے کو اپنایا جا سکتا ہے اس کے لئے کپاس کی آخری

چنائی کے بعد کھیت کو پانی سے بھر دیں۔ اگر وٹیں وغیرہ ہوں تو انہیں بھی پانی سے تر کرلیں۔ اگر زمین میرا ہو تو پانی کھڑا ہونے کے فوراً بعد گندم کے 6 گھنٹے تک بھگوئے ہوئے بیج کا یکساں دوہرا چھٹہ دیں۔ اگر زمین سخت ہو تو بیج کو بھگونے کی ضرورت نہیں بلکہ کھیت میں موجود پانی کی مدنظر رکھتے ہوئے مناسب وقفہ کے بعد خشک بیج کا چھٹہ کریں۔ جس کھیت میں اس طریقہ سے گندم کاشت کرنی ہو اس کا جڑی بوٹیوں سے پاک ہونا بہت ضروری ہے۔ کھڑی کپاس میں گندم کی کاشت کے حوالہ سے دوسری تمام سفارشات کے ساتھ مندرجہ ذیل نکات کا بھی خیال رکھیں۔

- کھڑی کپاس میں گندم کی کاشت کا بہترین وقت یکم تا 20 نومبر ہے تاہم 30 نومبر تک کاشت کی جاسکتی ہے اور شرح بیج 55 تا 60 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں۔
- سفارش کردہ کھادیں، کپاس کی چھڑیاں کاٹنے کے بعد پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ نائٹروجنی کھاد کی دوسری قسط دوسرے پانی کے ساتھ ڈالیں، کھاد ڈال کر پانی لگاتے وقت اس بات کا خصوصی خیال رکھیں کہ پانی پٹڑیوں کے اُوپر تک چڑھ جائے ورنہ کھاد کی افادیت میں کمی آئے گی۔
- دسمبر کے آخر یا جنوری کے شروع میں یعنی بوائی کے 30 تا 40 دن بعد کپاس کی چھڑیوں کو کاٹ لیں اور ان پر لگے ٹینڈوں کو توڑ لیں۔ چھڑیاں زمین کی سطح سے تقریباً 2 انچ گہری کاٹیں اور کھیت کو فوراً باہر نکال لیں۔

ترشاوہ باغات کے لئے کاشتی اُمور برائے ماہ نومبر

- اگیتی کاشت کی برداشت اور فروخت کا بندوبست کریں۔
- حسب ضرورت آبپاشی کریں۔
- گوبر کی کھاد کا انتظام کریں اور درمیانی پکنے والی اقسام کی فروخت کا بندوبست کریں۔

گلگت بلتستان میں میٹھے آلو کی پیداوار کا مستقبل، مواقع اور چیلنجز

امتیاز علی، ڈپٹی ڈائریکٹر ایگریکلچر، سکردو، گلگت بلتستان

تعارف۔ میٹھے آلو ایک انتہائی غذائیت سے بھرپور فصل ہے جو متنوع ماحولیاتی حالات میں پروان چڑھ سکتی ہے۔ وٹامنز، معدنیات، فائبر اور اینٹی آکسیڈنٹس سے بھرپور اس کے صحت کے فوائد کی بڑھتی ہوئی عالمی پہچان کے ساتھ میٹھے آلو مختلف خطوں میں مقبولیت حاصل کررہے ہیں۔ پاکستان میں خاص طور پر گلگت بلتستان (جی بی) میں میٹھے آلو کی کاشت کے امکانات زرعی تنوع، آمدنی پیدا کرنے اور بہتر غذائی تحفظ کے لئے نئے مواقع فراہم کرتے ہیں تاہم خطے کو انوکھے چیلنجوں کا سامنا ہے جن سے نمٹنا ضروری ہے تاکہ میٹھے آلو کی پیداوار کو ایک قابل عمل اور پائیدار کاروبار بنایا جاسکے۔

گلگت بلتستان میں ایک زرعی آب وہوا کے حالات۔ گلگت بلتستان ایک سرد، نیم خشک آب وہوا کی خصوصیت رکھتا ہے جس میں طویل سردیوں اور نسبتاً کم بڑھنے والے موسم ہوتے ہیں۔ اونچائی وسیع پیمانے پر مختلف ہوتی ہے اور بہت سے علاقے ٹھنڈ اور خشک حالات کو شکار ہوتے ہیں۔ یہ میٹھے آلو کی کاشت کے لئے مواقع اور رکاوٹیں دونوں پیش کرتا ہے۔ شکرقندی اچھی طرح سے خشک مٹی اور گرم درجہ حرارت میں پروان چڑھتے ہیں جس کا مطلب ہے کہ کم اونچائی والے علاقوں میں خاص طور پر سکردو، گھرمنگ اور گلگت کی وادیوں میں شکرقندی موسم گرما کے مہینوں میں اچھی کارکردگی دکھا سکتے ہیں تاہم ٹھنڈ کا شکار اونچائی والے علاقے اس وقت تک موزوں نہیں ہوسکتے جب تک کہ محفوظ یا کنٹرول شدہ ماحولیات کاشتکار کے طریقے استعمال نہ کئے جائیں۔

گلگت بلتستان میں شکرقندی کی کاشت کے ممکنہ فوائد۔

۱۔ غذائی تحفظ۔ میٹھے آلو کاربوہائیڈریٹس، فائبر، وٹامنز (خاص طور پر A اور C)، پوٹاشیم، آئرن اور معدنیات کا بھرپور ذریعہ ہیں۔ **۲۔ اقتصادی مواقع۔** شکرقندی کاشتکاروں کے لئے آمدنی کا متبادل ذریعہ فراہم کرسکتی ہے۔ مقامی انواع، نامیاتی پیداوار اور قدر میں اضافے کی مصنوعات جیسے میٹھے آلو کے چپس، آٹا اور پراسیسڈ فوڈز مقامی اور بین الاقوامی سطح پر خاص طور پر چین جیسے قریبی ممالک میں مارکیٹیں کھول سکتے ہیں۔

۳۔ مٹی کی صحت میں بہتری۔ دیگر اہم فصلوں کے مقابلے میں میٹھے آلو میں ان پٹ کی کم ضرورت ہوتی ہے اور یہ مٹی کی صحت کو بہتر بنانے کے لئے جانا جاتا ہے۔ انہیں کم سے کم کھاد کی ضرورت ہتی ہے۔ مٹی کی کٹاؤ کو کم کرتے ہیں اور اپنے وسیع جڑ کے نظام سے مٹی کی ساخت کو بہتر بناتے ہیں۔

۴۔ نامیاتی وادیوں میں آف سیزن کاشت۔ خطے میں نامیاتی وادیوں اور غیر موسمی سبزیوں کی پیداوار کے بڑھنے کے ساتھ، شکرقندی کو اعلیٰ قیمت، طاق منڈیوں میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ کنٹرول شدہ ماحول میں آف سیزن پیداوار پورے سال فصل کی مسلسل فراہمی کو یقینی بناسکتی ہے جس سے مقامی کھپت اور برآمدات دونوں کو فائدہ ہوتا ہے۔

چیلنجز اور رکاوٹیں۔

۱۔ مختصر بڑھنے کا موسم۔ جی بی میں اہم چیلنجوں میں سے ایک سرد آب وہوا کی وجہ سے بڑھنے کا مختصر موسم ہے۔ میٹھے آلو کی کاشت کی کھڑکی محدود ہے جس کے نتیجے میں طویل گرم موسم والے علاقوں کے مقابلے میں کم پیداوار حاصل ہوسکتی ہے۔

۲۔ آگاہی اور مہارت میں کمی۔ جی بی میں بہت سے کسان شکرقندی کی کاشت سے ناواقف ہیں۔ فصل کو موثر طریقے سے متعارف کرانے اور فروغ دینے کے لئے صلاحیت سازی کے پروگرام، تکنیکی مدد اور زرعی اداروں سے تحقیق کی ضرورت ہوگی۔

۳۔ پانی کی دستیابی اور آبپاشی۔ اگرچہ جی بی وسائل سے مالا مال ہے، بہت سے خطوں کی خشک فطرت پانی کے انتظام کے لئے

وزیر ہائیر ایجوکیشن رانا سکندر حیات کا دورہ سرگودھا یونیورسٹی

فیوچر انوویٹر قومی مقابلہ جات 2024 کی افتتاحی تقریب سے خطاب، جدید جمنیزیم اور سٹوڈنٹ کیفے کا افتتاح

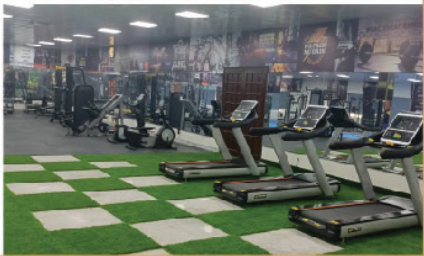

وائس چانسلر سرگودھا یونیورسٹی

متعدد چائنیز یونیورسٹیز

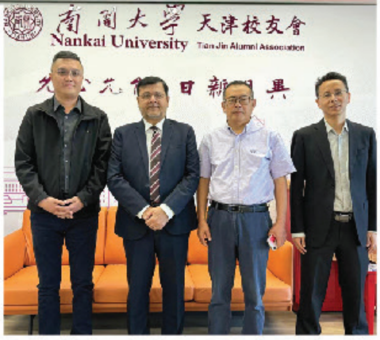

ٹل نہ سکتے تھے اگر جنگ میں اڑ جاتے تھے
پاؤں شیروں کے بھی میداں سے اکھڑ جاتے تھے

چیئرمین ہائیر ایجوکیشن پروفیسر ڈاکٹر مختار احمد مہمان خصوصی سرگودھا یونیورسٹی انٹرنیشنل زوآلوجی کانفرنس

یونیورسٹی جمنیزیم میں جدید سہولیات کی فراہمی پر وائس چانسلر اور جمنیزیم مینجمنٹ کمیٹی کو مبارکباد

پروفیسر ڈاکٹر قیصر عباس کا دورہ چین

رکے ساتھ معاہدجات

نیورسٹی آف سرگودھا میں منعقدہ ساتویں اپلائیڈ زوالوجی کانفرنس کی افتتاحی تقریب سے پروفیسر ڈاکٹر مختار احمد، پروفیسر ڈاکٹر محمد علی شاہ، پروفیسر ڈاکٹر قیصر عباس، پروفیسر ڈاکٹر حبیب بخاری، پروفیسر ڈاکٹر نعیم طارق نریجو، پروفیسر ڈاکٹر میاں غلام یاسین اور ڈاکٹر آمنہ ارم بتول خطاب کر رہی ہیں

ایک چیلنج بن سکتی ہے۔ میٹھے آلو کو مسلسل نمی کی ضرورت ہوتی ہے۔ خاص طور پر ان کی نشوونما کے مرحلے کے دوران جو مناسب آبپاشی کے بنیادی ڈھانچے کے بغیر علاقوں میں ایک محدود عنصر ہوسکتا ہے۔

۴۔ نقل وحمل اور بازار تک رسائی۔ اگرچہ جی بی میں زیادہ منسلک ہوتا جا رہا ہے لیکن دوردراز کے علاقوں میں انفراسٹرکچر اب بھی ترقی یافتہ نہیں ہے۔ خراب ہونے والی فصلوں جیسے شکر قندی کو منڈیوں تک موثر نقل وحمل کی ضرورت ہوتی ہے، کوئی بھی تاخیر فصل کے بعد نقصانات کا باعث بن سکتی ہے جس سے منافع متاثر ہوتا ہے۔

۵۔ کیڑوں اور بیماریوں کا انتظام۔ خطے میں ایک نئی فصل کے طور پر شکرقندی کا تعارف نئے کیڑوں کی حکمت عملی تیار کرنے کی (IPM) بیماریوں کے دباؤ کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ انٹیگریٹڈ پیسٹ مینجمنٹ کی ضرورت ہوگی خاص طور پر اگر نامیاتی پیداوار کو ترجیح دی جائے۔

موسم برسات میں ترشاوہ باغات کی دیکھ بھال

محمد عاصم۔ اکبر حیات۔ بشریٰ ذوالفقار۔ حرا طارق
سٹریس ریسرچ انسٹیٹیوٹ، سرگودھا

ترشاوہ پھل اب اپنی نشوونما کے ایسے مرحلہ میں داخل ہو چکے ہیں جو کہ مون سون کے لحاظ سے بہت اہم ہے۔ سخت ترین درجہ حرارت کے بعد بارشوں کے ہونے کی وجہ سے جہاں ترشاوہ پھلوں بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں وہاں موسم برسات اگر طوالت اختیار کر جائے تو ترشاوہ پودوں پر لگا ہوا پھل ودرخت موسم برسات کے مضر اثرات سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا ضروری سمجھا گیا ہے کہ بارشیں کس طریقہ سے باغات کو متاثر کرتی ہیں اور وہ کیا کیا اقدام ضروری ہیں۔

زیادہ بارشوں کے نقصانات:

1۔ بارشوں کے بعد پودوں پر نکلنے والی نئی پھوٹ پر لیف مائنر کا حملہ ہوتا ہے جو بعد میں جا کر سٹرس کینکر بیماری کا سبب بنتا ہے مزید برآں سٹرس میلانوز کے علاوہ سرسوک یعنی سٹرس ودرٹپ بھی پودوں کو متاثر کرنے والی بیماریاں ہیں جو کہ موسم برسات میں شدت اختیار کر لیتی ہیں۔

2۔ بارشوں کا پانی اگر کھیت میں چوبیس سے چھتیس گھنٹے تک کھڑا رہے تو جڑوں میں ہوا کا گزر نہیں ہوتا یہ گل سڑ جاتی ہیں اور باغات تیزی سے انحطاط پذیری کیطرف مائل ہونا شروع ہوجاتے ہیں بلکہ پودے سوکھ جاتے ہیں۔

3۔ اگر بارشوں کے ساتھ تیز آندھیوں کا سلسلہ بھی شروع ہوجائے تو پودوں کی کمزور شاخیں ٹوٹنا شروع ہوجاتی ہیں اور بعض اوقات پورے کے پورے پودے ایک طرف جھک جاتے ہیں اور بسا اوقات گر جاتے ہیں۔ 4۔ زیادہ بارشوں کی وجہ سے زمین کے اندر پانی کی سطح مسلسل اونچی ہونا شروع ہوجاتی ہے جو کہ نشیبی علاقوں میں سیم جیسی کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔

5۔ پودوں کی شاخیں اگر زمین کے ساتھ ملی ہوئی ہوں اور بارش زیادہ آجانے کی صورت میں پانی کھیت میں کھڑا رہے تو پودوں کی گیلی شاخیں چند دن بعد سوکھنا شروع ہو جاتی ہیں۔

6۔ زیادہ بارشوں کی صورت میں پودے کے تنے کا وہ حصہ جو پانی میں ڈوبا رہے گا مختلف پھپھوند اور بیماریوں کا شکار ہوجائے گا خصوصاً وہ حصہ جو ہل وغیرہ یا دیگر کاشتی امور کی وجہ سے زخم شدہ ہو۔

7۔ اگر بارش کا پانی پودے کے دور میں کھڑا رہے اور پودے کے تنے پر اس سے قبل کوئی زخم ہو یا چھلکا اترا ہوا ہو تو پھپھوند والی بیماری وہاں تک پہنچ جاتی ہے اور زخمی حصہ سے گوند نکلنا شروع ہوجاتی ہے اور پودے آہستہ آہستہ انحطاط پذیر ہوجاتے ہیں۔

8۔ زیادہ بارشوں کی صورت میں سیلابی کیفیت یعنی پانی کا تیز بہاؤ زمین کی اوپر والی زرخیز مٹی کو بہا کر لے جاتا ہے اور اس طرح زمینی ساخت وزرخیزی دونوں متاثر ہوجاتے ہیں۔

9۔ باغات کے وہ دوردراز علاقے جہاں بارشیں زیادہ ہوجائیں بروقت نکاسی آب نہ ہوسکے تو پودے مرجاتے ہیں کیونکہ انکے اندر ہوا کا گزر نہیں ہو پاتا۔

حفاظتی تدابیر:

ترشاوہ باغات کے وہ علاقے جہاں بارشیں معمول سے زیادہ ہو جائیں تو پودے شدید متاثر ہوتے ہیں اس صورتحال میں درج ذیل اقدامات باغات کو مکمل تباہی سے بچا سکتے ہیں۔

1۔ مون سون سے پہلے باغات کو حالت ہموار میں لے آئیں تاکہ زمین میں کسی جگہ پانی کھڑا نہ رہے اور پودوں کو نقصان نہ ہو۔

حاصل ہوں گے جن کی مارکیٹ میں زیادہ قیمت ملے گی۔

بیماریاں اور کیڑے۔ سیاہ دھبوں کی بیماری اور پھپھوندی جھلساؤ ہیں۔ فصل پر حملہ آور ہونے والے کیڑے سست تیلا اور امریکن سنڈی ہیں۔

موسم برسات میں ترشاوہ باغات کی دیکھ بھال

2۔ جن پودوں پر لیف مائنر اور دیگر کیڑے مکوڑوں کا حملہ ہو ان پر محکمہ کی سفارش کردہ کسی بھی زہر کا سپرے کریں۔ جبکہ سٹرس کینکر سے متاثرہ پودوں کے خلاف کاپر آکسی کلورائیڈ 3 گرام فی لٹر پانی کے حساب سے کریں۔

3۔ جہاں دور بنے ہوئے ہوں وہاں بارش کا پانی پودے کے دوروں میں ہرگز کھڑا نہ رہنے دیں اُسے فوری طور پر نکالنے کا بندوبست کریں بہتر یہ ہوگا کہ کھیت کے نشیبی حصہ کے باہر کھال نکال لیا جائے اور بارش کا پانی اکٹھا ہوتے ہی

بڑے کھال میں ڈال دیا جائے۔

4۔ پودے کی کمزور ٹوٹی ہوئی شاخوں کو تیز قینچی سے کاٹ کر باغ سے باہر پھینک دیں اور کٹ شدہ حصے پر بورڈو پیسٹ لگائیں۔ اگر تیز آندھی سے پودا گر جائے تو تمام گرا ہوا پودا وہاں سے نکال باہر کیا جائے اور اگر ٹیڑھا ہو جائے تو اُسے خشک لکڑی سے سہارا دیا جائے اور اُن کے گرد مٹی بھی چڑھا دی جائے۔

5۔ جن علاقوں میں معمول سے زیادہ بارشیں ہوں اور باغات میں پانی کھڑا رہا اور سیم جیسی حالت پیدا ہو گئی ہو تو باغبان حضرات کو چاہیے کہ اُس باغ کو مزید پانی لگانے سے گریز کریں۔ تاوقتیکہ بارش کا کھڑا پانی خشک ہو جائے۔ وتر آنے پر **مصنوعی کھادوں کا استعمال کیا جائے اور** ہلکی گوڈی کے بعد معمولی سی آبپاشی کی جائے تاکہ پودا اپنی صحت کو بحال کر سکے نائٹروفاس کھاد بہتر نتائج دیتی ہے **کیونکہ اسمیں پائی جانے والی فاسفورس جڑوں کی بڑھوتری و طاقت کو بڑھانے میں اپنا کردار ادا کرتی ہیں۔**

6۔ اگر زیادہ بارشوں اور آندھیوں کیوجہ سے پودے کا پھل گر جائے تو گرے ہوئے پھل کو فوری طور پر اٹھا کر باغ سے باہر پھینک کر دبا دیا جائے تاکہ پھل کے گلنے سڑنے کی نوبت نہ آئے کیونکہ گلہ سڑا پھل کیڑے مکوڑوں اور بیماریوں کی افزائش کا باعث بنتا ہے۔

7۔ وہ تمام شاخیں جو پانی میں ڈوبنے کے بعد خشک ہو جائیں اُنہیں قینچی یا آری کی مدد سے کاٹ دیں کٹائی کیلئے کلہاڑی وغیرہ ہرگز استعمال نہ کی جائے بلکہ کسی تیز فلاور کٹر کی مدد لی جائے۔ کٹ شدہ حصوں پر پھپھوندکش دوائی کا پیسٹ لگا دیں۔

8۔ پودے کے تنے کا وہ حصہ جو پانی میں ڈوبا رہا ہو وہاں اچھی طرح پھپھوندکش دوائی کا پیسٹ لگائیں اور تمام پودے کو اچھی طرح پھپھوندکش دوائی کا سپرے بھی ضرور کریں۔ پیسٹ لگانے کیلئے مذکورہ ادویات مثلاً مینکوزیب، کاپر آکسی کلورائیڈ، تھایوفینیٹ وغیرہ بہترین پھپھوندکش ادویات ہیں۔ پیسٹ بنانے کیلئے کسی بھی مذکورہ ادویات کا ایک کلوگرام 20 لیٹر پانی میں حل کر کے استعمال کریں۔

9۔ ایسے پودوں کے تنے جن سے گوند نکلنا شروع ہو جائے اُن پودوں کے متاثرہ حصوں کو پہلے چاقو کی مدد سے زخم کو صاف کرلیں۔ پھر وہاں لال دوائی (پوٹاشیم پرمیگنیٹ) کا محلول بحساب دوائی 5 گرام ایک لیٹر پانی میں ملا کر بُرش کی مدد سے زخم پر لگائیں زخم خشک ہونے پر پھپھوندکش دوائی کا پیسٹ لگا دیں۔

10۔ اگر پانی کے بہاؤ (Run off) کی وجہ سے پودے کے نیچے سے بالخصوص تنوں کے قریب سے مٹی بہہ جائے تو انہیں فوری طور پر مٹی سے پُر کر دیں تاکہ پودوں کی نشوونما بہتر طریقے سے دوبارہ شروع ہو سکے۔

11۔ وہ ترشاوہ باغات جو زیادہ بارشوں کے پانی کھڑا ہونے کی وجہ سے مکمل تباہ ہو گئے ہوں وہاں پانی خشک ہونے پر پودوں کو نکال لیا جائے اور اُن کی جگہ نئے پودے لگائے جائیں۔ پودے لگانے کا بہترین موسم ستمبر، اکتوبر اور فروری، مارچ ہے۔

موسم برسات میں کیڑے مکوڑوں و بیماریوں کا متوقع حملہ و تدارک:

بارشوں کیوجہ سے فضائی نمی بعض بیماریوں کا باعث بن سکتی ہے۔ جسمیں **ترشاوہ پھلوں کا کوڑھ یعنی سٹرس کینکر**، سٹرس میلانوز، سٹرس سکیب اور سرسوک قابل توجہ ہیں لہذا مون سون کے شروع ہوتے ہی بورڈو مکسچر یا کاپر آکسی کلورائیڈ کا حفاظتی سپرے بہت ضروری ہے بہتر ہو گا کہ بیماریوں کے خلاف سپرے کیلئے استعمال ہونے والی زہروں کے ساتھ کیڑے مکوڑوں مثلاً لیمن بٹرفلائی، سٹرس سلا، سٹرس سکیلز جو کہ مون سون میں حملہ آور ہوتے ہیں اُن کے موثر تدارک کیلئے محکمانہ سفارشات کے مطابق مناسب کیڑے مار زرعی زہروں کو پھپھوندی کُش زہروں کے ساتھ ملا کر سپرے کیا جائے۔

نومبر میں پیدا ہونے والی نامور ادبی شخصیات

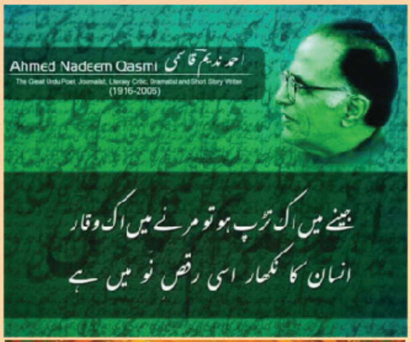

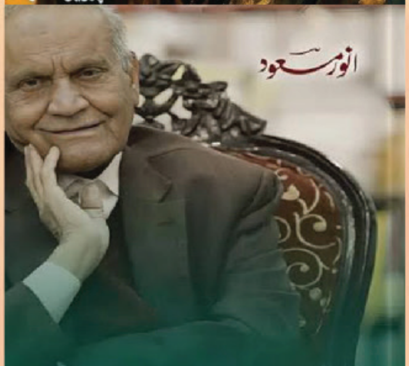

جہاں میں اہل ایماں صورت خورشید جیتے ہیں
اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے، اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے

Tara Crop Sciences™
Private Limited

آلو کی کاشت

آلو کے ہر مسئلے کا حل
بہتر پیداوار، بھرپور فصل

موسم اچھا پانی وافر مٹی بھی زرخیز
جس نے کھیت نہ سینچا وہ کب دہقان

TARA SEEDS
IGS SEEDS
بیج جاندار
فصل شاندار
TARA SEEDS
بیج گندم
WHEAT SEED
PREMIUM QUALITY
50KG
Akbar-19 | Ghazi-19 | Dilkash-20 | Subhani-21
Sadiq-21 | Nawab-21 | MH-21 | Arooj-22
تارا زرعی مراکز پر دستیاب ہے

ماہنامہ

دوآب

ISSN : 2306 - 6563

VOLUME 09 | ISSUE 04 | NOVEMBER 2024

نائب وزیراعظم اسحاق ڈار وزارت مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی کے زیر اہتمام منعقدہ قومی سیرت کانفرنس کے موقع پر یونیورسٹی آف سرگودھا کے پروفیسر ڈاکٹر محمد فیروز الدین شاہ کو ایوارڈ سے نواز رہے ہیں

یونیورسٹی آف سرگودھا میں تقریبِ تقسیم قرآن مجید سے پروفیسر ڈاکٹر محمد علی شاہ، پروفیسر ڈاکٹر قیصر عباس، پروفیسر ڈاکٹر میاں غلام یاسین، عبدالقدوس صہیب اور پروفیسر ڈاکٹر فیروز الدین شاہ خطاب کر رہے ہیں